علیگڑھ تحریک:-----

سر سید احمد خاں اردو ادب تاریخ اور مذہب کے علاوہ ایک قائد قوم ،مصلحِ قوم، اور انشاپرداز کی حیثیت سے نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ تاریخ ،مذہب، ادب اور اخلاقیات وغیرہ کے حوالے سے سر سید کا اہم مقام ہے ۔علیگڑھ تحریک کے بانی کے طور اور مسلم یونیورسٹی جیسے عظیم الشان ادارے کے بانی کے طور پر بھی ان کو یاد کیا جاتا ہے۔ دراصل ان کا سب سے بڑا کارنامہ علیگڑھ تحریک کی بنیاد رکھنا ہے۔

1857 کے غدر کے بعد جب ہندوستان میں آزادی کی تحریک کی ناکامی اور مسلمانوں کی حکومت کا خاتمہ ہوا تو سر سید احمد خاں کی کوششوں سے باقاعدہ علیگڑھ تحریک کا آغاز ہوا۔

۔ سر سید نے اس تحریک کا آغاز جنگ آزادی سے ایک طرح سے پہلے سے ہی کر دیا تھا۔ غازی پور میں سائنٹفک سوسائٹی کا قیام اسی سلسلے کی ایک کڑی تھا۔ لیکن جنگ آزادی نے سرسید کی شخصیت پر گہرے اثرات مرتب کیے اور ان ہی

Scanned by CamScanner

واقعات نے علی گڑھ تحریک کو پروان چڑھانے میں بڑی مدد کی۔۔

انگریزوں کے ظلم کے خلاف اور مسلمانوں کے کھوئے ہوئے وقار کو واپس دلانے کے لئے سر سید احمد خاں نے منصوبہ بند طریقے سے اس کا آغاز کیا تھا۔ابتدا میں سرسید احمد خان نے صرف ایسے منصوبوں کی تکمیل کی جو مسلمانوں کے لیے مذہبی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ اس وقت سر سید احمد خان قومی سطح پر سوچتے تھے۔ اور ہندوئوں کو کسی قسم کی گزند پہنچانے سے گریز کرتے تھے۔ لیکن ورینکلر یونیورسٹی کی تجویز پر ہندوئوں نے جس متعصبانہ رویے کا اظہار کیا، اس واقعے نے سرسید احمد خان کی فکری جہت کو تبدیل کر دیا۔ اس واقعے کے بعد اب ان کے دل میں مسلمانوں کی الگ قومی حیثیت کا خیال جاگزیں ہو گیا تھااور وہ صرف مسلمانوں کی ترقی اور فلاح و بہبود میں مصروف ہو گئے۔ اس مقصد کے لیے کالج کا قیام عمل میں لایا گیا رسالے نکالے گئے تاکہ مسلمانوں کے ترقی کے اس دھارے میں شامل کیا جائے۔

Scanned by CamScanner

1869ء میں سرسید احمد خان کو انگلستان جانے کا موقع ملا۔ یہاں پر وہ اس فیصلے پر پہنچے کہ ہندوستان میں بھی کیمرج کی طرز کا ایک تعلیمی ادارہ قائم کریں گے۔ وہاں کے اخبارات اسپکٹیٹر اور گارڈین سے متاثر ہو کر سرسید نے تعلیمی درسگاہ کے علاوہ مسلمانوں کی تہذیبی زندگی میں انقلاب لانے کے لیے اسی قسم کا اخبار ہندوستان سے نکالنے کا فیصلہ کیا۔ اور "رسالہ تہذیب الاخلاق" کا اجرا اس ارادے کی تکمیل تھا۔ اس رسالے نے سرسید کے نظریات کی تبلیغ اور مقاصد کی تکمیل میں اعلیٰ خدمات سر انجام دیں۔

چونکہ علی گڑھ تحریک نے قومی مقاصد کو پروان چڑھانے کا عہد کیا تھا اور ان کا روئے سخن خواص سے کہیں زیادہ عوام کی طرف تھا اس لیے صرف شاعری اس تحریک کی ضرورت کی کفیل نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لیے علی گڑھ تحریک نے سستی جذباتیت کو فروغ دینے کی بجائے گہرے تعقل تدبر اور شعور کو پروان چڑھانے کا عہد کیا تھا اور صرف اردو نثر ان مقاصد میں زیادہ معاونت کر سکتی تھی۔

Scanned by CamScanner

چڑھانے کا عہد کیا تھا اور ان کا روئے سخن خواص سے کہیں زیادہ عوام کی طرف تھا اس لیے صرف شاعری اس تحریک کی ضرورت کی کفیل نہیں ہو سکتی تھی۔ اس لیے علی گڑھ تحریک نے سستی جذباتیت کو فروغ دینے کی بجائے گھرے تعقل تدبر اور شعور کو پروان چڑھانے کا عہد کیا تھا اور صرف اردو نثر ان مقاصد میں زیادہ معاونت کر سکتی تھی۔ چنانچہ ادبی سطح پر علی گڑھ تحریک نے اردو نثر کا ایک باوقار، سنجیدہ اور متوازن معیار قائم کیا اور اُسے شاعری کے مقفٰی اور مسجع اسلوب سے نجات دلا کر سادگی اور متانت کی کشادہ ڈگر پر ڈال دیا اور یوں ادب کی افادی اور مقصدی حیثیت اُبھر کر سامنے آئی۔

Scanned by CamScanner